# فضائل ومسائل عید الأضحیٰ

ترتیب : حضرت العلام مولانا حافظ عبدالغفور رحمہ اللہ بانی ومؤسس جامعہ علوم اثریہ جہلم

## عیدالأضحیٰ کے متعلق چند ضروری مسائل

عیدالأضحیٰ کی نماز سے قبل کچھ نہ کھانا سنت ہے۔ نماز کے بعد کھانا چاہیے۔ بلکہ قربانی کے جانور کا گوشت کھانا مسنون ہے (ترمذی) البتہ نمازِ عید تک نہ کھانے کو روزہ کا نام دینا کسی طور جائز نہیں۔ عید کے روز صبح سویرے غسل کر کے حسبِ حیثیت اچھے کپڑے پہن کر (مرد خوشبو بھی لگاکر) عید گاہ جائیں۔ مردوں کو ریشمی لباس یا سونا نہیں پہننا چاہیئے۔ پھر پیدل عید گاہ کی طرف تکبیریں کہتے ہوئے جائیں۔ عورتوں کو بھی نمازِ عید کیلئے ضرور لے کر جائیں (صحیح بخاری) مگر وہ بن سنور کر نہ جائیں، بلکہ سادگی کو ملحوظ رکھیں۔ جھنکار پیدا کرنیوالا زیور، بھڑکیلا لباس اور پھیلنےوالی خوشبو مت لگائیں۔ اس میں مروجہ چوڑیاں بھی شامل ہیں۔ نمازِ عید کے بعد راستہ بدل کر اور تکبیریں کہتے ہوئے آئیں: الله اکبر الله اکبر، لا اله الاالله والله اکبر، الله اکبر ولله الحمد (بخاری) ہدیہ تبریک ایک دوسرے سے ملاقات کرتے وقت عید مبارک کہنے کی بجائے یہ الفاظ کہنے چاہئیں: تقبل الله مني ومنك

**یومِ عرفہ کا روزہ :** ۹ ذوالحجہ کو روزہ رکھنے والے کے دو سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں (ایک سال گزشتہ اور ایک سال آئندہ) اور عاشوراء کا روزہ گزشتہ سال کے گناہ دور کر دیتا ہے۔ (صحیح مسلم) یوم عرفہ کی عبادت کا اجر ایک ہزار دن کی عبادت کے برابر ملتا ہے۔ یاد رہے کہ حاجی کو حج کی حالت میں عرفہ کا روزہ رکھنا منع ہے۔ (ابوداؤد)

**تکبیرات :** ۹ ذوالحجہ کی فجر سے لیکر تیرھویں ذوالحجہ کی نمازِ عصر تک ہر نماز کے بعد باٰوازبلند ان تکبیرات کا پڑھنا مسنون ہے۔ " الله اکبر الله اکبر، لااله الاالله والله اکبر، الله اکبر، ولله الحمد "

**عشرۂ ذوالحجہ میں روزہ :** آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "ذوالحجہ کے پہلے عشرہ میں اگر کوئی روزہ رکھے تو ہر روزہ کا ثواب سال بھر کے برابر ملتا ہے اور رات کے قیام کا ثواب لیلۃ القدر کے برابر ملتا ہے"۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

**قربانی کا وقت :** قربانی نمازِ عید کے بعد کرنی چاہئیے۔ نماز سے پہلے قربانی کرنا جائز نہیں۔ یہ حکم شہری اور دیہاتی دونوں کیلئے برابر ہے۔ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں ایک شخص نے نماز سے پہلے قربانی کر لی تھی۔ آپ ﷺ کو پتہ چلا تو اس کو دوبارہ قربانی کرنے کا حکم دیا اور پھر ہمیشہ کیلئے حکم دے دیا کہ کوئی شخص نماز پڑھنے سے پہلے قربانی نہ کرے اور قربانی دسویں ذوالحجہ سے تیرھویں ذوالحجہ تک (چار دن) جائز ہے (موطا، دارقطنی)

**قربانی کا جانور :** قربانی کا جانور دیکھ بھال کر لینا چاہئے۔ جو ہر عیب سے پاک ہو، دبلا پتلا نہ ہو، سینگ ٹوٹا، کان کٹا، بوڑھا، مریض، لنگڑا اور کانا نہ ہو۔ ہاں اگر خریدنے کے بعد عیب پیدا ہو جائے تو کوئی حرج نہیں، جانور کا خصی یا حاملہ ہونا بھی عیب نہیں۔

**قربانی کے جانوروں کا تبادلہ :** قربانی کے لیے مقرر شدہ جانور کا دوسرے جانور سے تبادلہ بھی جائز نہیں۔ (فتح الباری) قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا افضل ہے۔ اگر خود نہیں کر سکتا تو کم از کم ذبح کے وقت جانور کے پاس موجود رہنا ضروری ہے۔

**قربانی کی کھال خود فروخت کرنا منع ہے :** آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "جو شخص اپنی قربانی کا چمڑا بیچ دے تو اس کی قربانی جائز نہیں ہو گی"۔ یعنی وہ قربانی کے ثواب سے محروم رہا۔ آپ ﷺ کے اس ارشاد کو ملحوظ رکھتے ہوئے قربانی کے چمڑے کو فروخت کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے۔ (نیز قصاب کو ذبح کرنے کی اجرت بھی الگ اپنے پاس سے دینی چاہئیے) (صحیح بخاری)

**شبِ عید :** نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "جس شخص نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی رات کو عبادت سے زندہ رکھا وہ اس دن نہیں مرے گا، جبکہ سب دل مر جائیں گے"۔ (فتنوں کے زمانہ میں یا قیامت کی ہولناکیوں میں (مجمع الزائد)

**حجامت کی ممانعت :** جو شخص (مرد یا عورت) قربانی کرنا چاہے وہ ذوالحجہ کا چاند دیکھنے کے بعد سے لیکر قربانی دینے تک حجامت نہ بنوائے نہ ناخن وغیرہ کٹوائے جب تک کہ وہ قربانی کا جانور ذبح نہ کرے۔ (صحیح مسلم۔ ابوداؤد) جس شخص کو قربانی کی استطاعت نہ ہو وہ بھی اگر ذوالحجہ کا چاند دیکھ کر اپنے بال اور ناخن نہ کٹوائے اور نماز عید کے بعد حجامت بنوائے تو اس کو اللہ تعالیٰ قربانی کا ثواب عطا فرمائے گا۔ (ابوداؤد۔ النسائی)

**قربانی کیا ہے ؟** صحابہ کرامؓ نے سوال کیا: یارسول اللہ ﷺ! قربانی کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (سنة ابیکم ابراھیم) "تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے"۔ (مسند احمد، ابن ماجہ)

**قربانی کے فضائل :** عید کے دن قربانی سے بڑھ کر کوئی عمل ایسا نہیں جس کا ثواب قربانی سے زیادہ ہو۔ قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمالیتا ہے۔ قربانی کا جانور اپنے سینگ، کھر، بال، گوشت پوست خون سمیت لایا جائے گا اور اس کا ثواب ستر گنا بڑھا کر میزان میں رکھا جائے گا۔ (ترمذی) قربانی کے جانور کے ہر بال کے بدلے میں ایک ایک نیکی ملے گی۔ قربانی کرنے والے کے تمام سابقہ گناہ قربانی کے خون کا پہلا قطرہ زمین پر گرنے سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے۔

**قربانی کی تاکید :** حضور اکرم ﷺ نے ہر مسلمان مرد، عورت کو جو استطاعت رکھتا ہے۔ قربانی کرنے کا حکم دیا ہے۔

اور وعید افرمایا ہے کہ جو طاقت کے باوجود قربانی نہ کرے۔ وہ ہماری عید گاہ میں نہ آئے۔ قربانی کیلئے صاحبِ حیثیت ہونا ضروری ہے۔ نصاب کا مالک ہونا ضروری نہیں۔ تھوڑی سی استطاعت رکھنے والا بھی قربانی کر کے ثواب حاصل کر سکتا ہے۔ یاد رہے جو شخص سودی قرض لے کر قربانی کرے اس کی قربانی نا قابل قبول ہو گی۔

قربانی کے جانور : بکرا، بھیڑ، مینڈھا، گائے، اونٹ درست ہیں۔ اونٹ میں دس اور گائے میں سات حصہ دار شامل ہو سکتے ہیں ایک بھیڑ، بکری، دنبہ ایک گھر کے تمام افراد کی اطرف سے (جو ایک چولہے پر کھانا کھاتے ہوں) کافی ہے۔ اگرچہ ان کی تعداد کتنی ہی کیوں نہ ہو۔ (ابوداؤد) ارشادِ نبویؐ ہے :(لاتذبحوا الامسنة) کہ قربانی میں صرف مسنة (دوندا) ذبح کرو۔ اگر مسنہ نہ مل سکے تو بھیڑ کا "جذعة" ذبح کرو۔ (صحیح مسلم) "مسنة" کے معنی دو دانت والا یعنی دوندا (مجمع البحار) جب بکرا، بکری، دنبہ، گائے، بیل، اونٹ دو دانت والے ہو جائیں خواہ دو برس پورا ہو کر دوندے ہوں یا کم وبیش..... تو یہ جانور قربانی کیلئے درست ہیں۔ ہاں اگر ایسا جانور وقت پر نہ مل سکے تو بھیڑ کا جذعة کردے۔ "جذعة" اس مینڈھا یا بھیڑ کو کہتے ہیں جو پورے ایک سال کا ہو۔ اور یہ جمہور کا قول ہے (فتح الباری)

چھ ماہ کے جانور جائز کرنے والوں کو غور کرنا چاہیے !!

عقیقہ اور قربانی میں فرق ! ایک غلطی کا ازالہ !!

گائے اور اونٹ کے حصے دار صرف قربانی والے جانور میں شریک ہو سکتے ہیں۔ عقیقہ میں لڑکی کی طرف سے ایک جان اور لڑکے کی طرف سے دو جانیں (جانور) ذبح کرنے کا حکم ہے۔ عقیقہ میں اگر گائے یا اونٹ ذبح کرتے ہیں تو وہ صرف ایک جان شمار ہو گی۔ اس میں سات یا دس حصے نہیں کیے جا سکتے۔ علاوہ ازیں عقیقہ والے جانور کے لیے دوندا ہونا بھی شرط نہیں ہے۔

قربانی کا طریقہ اور گوشت : جانور کو ذبح کرنے سے پہلے چھری کو خوب تیز کر لینا چاہیے۔ اور جانور کو قبلہ رخ لٹا کر یہ دعا پڑھیں : " اني وجهت وجهي للذي فطر السموات والارض حنيفاً وما أنا من المشركين، ان صلاتي و نسكي ومحياي ومماتي لله رب العالمين، لا شريك له وبذالك امرت وانا من المسلمين، اللهم منك ولك (نام لیکر) اور بسم الله والله اكبر کہہ کر ذبح کر دیں۔ قربانی کا گوشت خود کھائے۔ اعزہ واحباب کو دے مساکین میں تقسیم کرے ذخیرہ کر لینا بھی جائز ہے اپنے حصہ کے تین حصے کرنا ضروری نہیں۔ نیز فوت شدگان کی طرف سے صدقہ و خیرات کرنا اور ان کی طرف سے قربانی کر کے ان کو ثواب پہنچانا اچھا ذریعہ ہے۔ ایسی قربانی رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے۔ آپ ﷺ کی تعلیم ہے۔ ہاں البتہ جو کسی کی طرف سے قربانی کرنا چاہے، وہ پہلے اپنی قربانی کرے۔